اسلام اور ہندومت میں احترام انسانیت: ایک تقابلی جائزہ

Respect of Humanity in Islam and Hinduism: A Comparative Study

* Imran Aslam

**Prof. Dr Sajid Asdullah

Every person in the world is respectable because he is a human being. All religions of the world have taught respect for humanity. It will not be wrong if we say that respect is the common heritage of humanity living in the world. Mutual respect is the secret and distinction of the development of nations. How many nations and cultures became enviable simply because they respected each other? In the present era, the dignity of humanity is being trampled everywhere. The murder market is hot everywhere. The standards of human respect are changing, sincerity, truth, human equality, and values are being replaced by deceit, greed, envy, and selfishness. And it is done according to the resources. Man is the best of creation and legitimate respect and honor is his basic right. Therefore, no one can see his self-respect being undermined. That's why it has become very important to bring up topics like respect for humanity and explain the position and status of human beings in the light of religious books so that the respect and dignity of human beings are being trampled underfoot today, people should be made aware of the true status and status of human beings should be informed so that the importance of human blood can be estimated. An attempt will be made in this paper to present a comparative review regarding the respect and reverence that human has for Islam and Hinduism.

Keywords: Respect for Humanity, Superior to all creatures, Religion, Islam, Hinduism, Respect, Self-respect

تعارف:

اللہ تعالیٰ جو اس ساری کائنات کا خالق ومالک ہے، اپنی مملکت کے اس حصے میں جسے ہم زمین کہتے ہیں انسان کو پیدا کیا۔ اسے کائنات پر غور وحوض کرنے اور سمجھنے کی قوت عطا کی۔ اسے اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کی تمیز عطا کی۔ اپنی مرضی کا انتخاب کرنے اور ارادے کی آزادی عطا کی اور زمین پر اپنا خلیفہ بنایا۔

*M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University Islamabad. jimalik71@gmail.com

**Professor (V) Department of Islamic Studies, Riphah International University Islamabad. sajidasdullah@gmail.com

اس منصب پر فائز کرتے وقت اللہ تعالیٰ نے اچھی طرح سے اس کے کانوں میں یہ بات ڈال دی کہ تمہارااور تمام جہان کامالک ومعبود اور حاکم میں ہوں۔ دنیاکی یہ زندگی جس میں تمہیں اختیارات دے کر بھیجادراصل تمہارایہ امتحان ہے۔

یہ امتحان ایک مقررہ مدت تک ہے، جس کے بعد تمہیں میرے حضور پیش ہونا ہے اور اس دن تمہارے اعمال کی پڑتال کر کے فیصلہ ہو گا کہ کون امتحان میں کامیاب رہاہے اور کون ناکام تمہارے لیے صحیح یہی ہے کہ مجھے اپنامعبود اور حاکم تسلیم کرو۔ جو ہدایت میں بھیجوں اس کے مطابق دنیامیں کام کرنا اور دنیا کو عارضی ٹھکانہ سمجھ کر گزاروں تاکہ فلاح پاؤ اس کے بجائے جو بھی راستہ اختیار کروگے وہ شیطان کاراستہ ہوگا جس کی سزا جہنم ہے۔

دنیاکا ہر فرد قابل احترام ہے اس لیے کہ وہ انسان ہے دنیا کے تمام مذاہب نے احترام انسانیت کا درس دیا ہے۔ اگر ہم یوں کہیں کہ احترام انسانیت دنیامیں بسنے والے انسانوں کامشترکہ ورثہ ہے توغلط نہیں ہوگا۔ ایک دوسرے کااحترام اقوام کی ترقی کاراز اور امتیاز ہے۔ کتنی ہی اقوام اور ثقافتیں صرف اس لیے قابل رشک ہوئیں کہ وہ ایک دوسرے کااحترام کرتی تھیں۔

موجودہ دور میں ہر طرف انسانیت کی عزت کو پامال کیا جارہاہے۔ ہر طرف قتل وغارت کا بازار گرم ہے۔ انسانی احترام کے رویوں کے پیمانے بدل رہے ہیں' خلوص، سچائی، انسانی مساوات اور اقدار کی جگہ فریب، حرص، حسد اور خود غرضی لے رہی ہے انسانوں کا احترام انسان ہونے کی بناء پر نہیں کیا جارہا بلکہ اس کے معاشرتی رتبے، اختیار ،عہدہ اور وسائل کے مطابق کی جاتی ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اور جائز عزت وتکریم اس کا بنیادی حق ہے' اس لیے کوئی بھی شخص اپنی عزتِ نفس کو مجروح ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ اسی لیے احترامِ انسانیت جیسے موضوعات کو سامنے لانا اور مذہبی کتابوں کی روشنی میں انسان کا مقام ومرتبہ بیان کرنا بے حد ضروری ہو گیا ہے، تاکہ جو آج انسان کی عزت وتوقیر کو پاؤں تلے کچلا جارہاہے، لوگوں کو انسانوں کا صحیح مقام وحیثیت کے بارے میں آگاہ کیا جائے تاکہ انسانی خون کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔ اسلام اور ہندو مت میں جو احترام وتوقیر حضرت انسان کو حاصل ہے اس حوالے سے ایک تقابلی جائزہ اس مقالہ میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

انسان کی حیثیت ومقام:

انسان کی حیثیت کاتعین اللہ تعالیٰ نے خود ہی متین کر دیاہے، یعنی "خلیفۃ الارض" "زمین پر اللہ کانائب۔"

جس کاذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان الفاظ کے ساتھ کیاہے:

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[1]

"اور جب ترے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والاہوں توانہوں نے کہا کیا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے ہم تیری تسبیح اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے فرمایا جو میں جانتاہوں تم نہیں جانتے۔"

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ[2]

"ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔"

---

[1] Al-Baqarah, 2:30

[2] Al-Teen, 95:4

اسی طرح ارشاد ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ[3]

"میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔"

مختصراً یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کا زمین پر نائب ہے۔ اللہ نے اس کی تخلیق اچھے طریقے سے کی اور انسان کو پیدا کرنے کا مقصد اپنی عبادت کرنا اور اطاعت و فرمانبرداری بجالانا ہے۔

اگر ہم دنیا میں موجود تمام مذاہب میں انسانیت کے احترام کی بات کریں تو ان مذاہب کی تعلیمات میں انسانیت کی جو حیثیت ہے اس سے ہمیں یہ بات معلوم ہو گی کہ تمام مذاہب دنیاوی حیثیت سے انسانوں کی خدمت، دوستی اور بھائی چارے کی تعلیم دیتے ہیں اور اس کا اہم ترین پہلو خدمت خلق اور انسان دوستی ہے اسی نسبت سے اہل مذاہب باہمی اور سماجی ہم آہنگی قائم کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔

اسلام احترام انسانیت کا درس دیتا ہے یہ امن و سلامتی کا علمبردار اور پوری مخلوق کو اللہ کا کنبہ قرار دیتا ہے، یعنی بلا رنگ و نسل بنی نوع آدم کے ہر فرد سے حسن سلوک اور اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کا درس دیتا ہے۔ اعلیٰ انسانی اقدار کا تحفظ اور انسانیت کا احترام اس کا بنیادی منشور ہے۔ اسلام میں انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے۔ انسان ہونے کے ناطے اسے پوری کائنات پر فضیلت و برتری عطا کی گئی ہے۔ رب کائنات کا ارشاد ہے کہ "ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی۔" اور قرآن میں ایک جگہ نہایت اہتمام کے ساتھ انسانوں کو ایک دوسرے کا احترام اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی تلقین کی ہے۔ محسن انسانیت کی زندگی کا مقصد ہی دنیا میں انسانی قدروں کا تحفظ کرنا تھا۔

اسلام میں تکریم انسانیت:

اسلام کا دنیائے انسانیت پر یہ ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے دیگر مذاہب اور مفکرین کی آراء کے برعکس انسان کو ایک معزز مخلوق ایک مکرم و معظم ہستی اور افضل ترین مخلوق قرار دیا۔ قرآن مجید کی اس امر پر بشارت موجود ہے کہ ہر انسان معزز و مکرم بنا کر بھیجا گیا ہے اور اب یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ "احسن تقدیم" کی راہ اختیار کرتا ہے یا "اسفل السافلین" کی ہستیاں اختیار کرتا ہے۔ انسان رب تعالیٰ کی خصوصی تخلیق ہے۔ اس کو دوسری مخلوقات سے بہترین صورت میں پیدا کیا، بلکہ خاک کے اس پتلے میں اپنی روح پھونکی اور اسے مسجود ملائکہ بنا دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" فَاِذَا سَوَّيْتُه وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَه سٰجِدِيْنَ "[4]

"پس جب میں اسے پوری طرح بنا دو اور اس میں اپنی روح پھونک دو تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤ۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی روح کو اپنی طرف ان کی عزت و تکریم کے طور پر منسوب فرمایا اور تعظیمی سجدہ کروایا۔

دوسری طرف رنگ و نسل اور وطن و زبان کی بنیاد پر تمام تشریحات کو بے معنی و بے وقعت قرار دیتے ہوئے ان تمام حوالوں کو اضافی اور تعارفی قرار دیا گیا، یعنی عزت کا معیار صرف تقویٰ ہے نہ کہ دنیاوی دولت۔ ارشاد ہے کہ

" يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ "[5]

---

[3] Al-Zāriyāt, 51:56

[4] Al-Hajar, 15:29

[5] Al-Hujrāt, 49:13

"اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا پھر تمہیں قبائل اور گروہوں میں تقسیم کیا، تاکہ تم تعارف حاصل کر سکو، یقیناً اللہ کے نزدیک عزت واحترام کا مالک وہی ہے جو تم میں زیادہ متقی ہے۔"

تکریم انسانیت کے اساس بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو متقی ہے۔"[6]

آپ ﷺ کی انہیں تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ عرب معاشرے میں جہاں نسلی تفریق وبرتری کا اظہار ایک روایت کی حیثیت رکھتا تھا جس کا اندازہ ہم اس مثال سے لگا سکتے ہیں کہ تقویٰ کی بدولت صحابہ اکرامؓ حضرت بلالؓ کو سیدنا کہہ کر مخاطب کرتے تھے اور موذن جیسے باوقار منصب پر ان کے فائز ہونے پر کسی طرف سے بھی کوئی اعتراض نہیں بلند ہوا۔

ہندومت میں تکریم انسانیت:

موجودہ دور میں جس میں ہر طرف قتل وغارت گری عام ہو رہی ہو اس دور میں انسانیت کی تکریم کو سامنے لانا اور مذہبی کتابوں کی روشنی میں اس کا مقام بیان کرنا اشد ضروری سمجھا گیا ہے، تاکہ اس جیسے ماحول میں انسان کو انسان کا مقام یاد دلایا جائے اور یوں خون انسانی ارزانی کو روکا جا سکے۔ ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں پہلے انسان کو "منو" کہا گیا ہے۔ مہابھارت میں منو کے بارے میں ہے کہ

"منو کو اعلیٰ علم وحکمت سے سیر اب کیا گیا اور وہ ساری انسانیت کا مورث بنا۔ اسی لیے انہیں مانو کہا جاتا ہے۔ تمام لوگ بشمول برہمن ،کشتری اور دیگر منو کی ہی اولاد ہیں۔"[7]

ہندو مذہب میں تعلیم دی گئی ہے کہ مجموعی طور پر انسانیت کو تین دشمنوں سے نقصان پہنچ سکتا ہے جس سے معاشرے میں بگاڑ اور افراتفری پیدا ہو سکتی ہے وہ تین دشمن یہ ہیں:

۱) خواہشات ۲) قہر وغصہ ۳) حرص

یعنی انسانوں میں اگر یہ تین بیماریاں پیدا ہو جائیں تو وہ معاشرہ تباہی کی طرف گامزن ہو جاتا ہے، جیسے کہ اگر انسان میں حرص، غصہ یا دوسروں کو دیکھ دیکھ کر وہ سب حاصل کرنے کی خواہشات بھرنے لگ جائے وہ انسان ہر وہ جائز وناجائز طریقہ اختیار کرے گا جس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ جیسا کہ رگ وید میں ہے کہ

"Now man has three nost dangerous enemies, called carnal desire, wrath and greed."[8]

تکریم انسانیت میں سب سے بڑی رکاوٹ جو ہندوؤں میں پائی جاتی ہے وہ ذات پات کا طبقاتی نظام ہے جس نے انسانیت کی تکریم کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ اس نظام میں پیدائش کی بنیاد پر انسانوں کو اعلیٰ اور ادنی قرار دیا گیا ہے ان اعلیٰ وادنیٰ قسموں کو "ذات" کی اصطلاح کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جن افراد کو اعلیٰ ذات سے متعلق فرض کیا گیا ہے اس نظام میں ان کے بچے بھی اسی اعلیٰ ذات سے متعلق سمجھے جائیں گے۔ اس کے برعکس جن افراد کے بارے میں فرض کیا گیا کہ وہ ادنیٰ ہیں ان کے بچوں کو بھی ادنی کہا جائے گا۔ اس

[6] Ibn e Hanbal, Ahmad bin Muhammad, *Al-Musnad*, Cairo, Mu'assah Al-Risālah, Hadith: 22978

[7] Mahā Bhārat, Kitāb Ārī Parwā, Samjho Paro

[8] Muller F.Max, The Sacred Book of the East, the institutes of vishnu, vol,vii, chapter,xxxiii, P-131

نظام نے برہمن کو اعلیٰ اور شودر کو نیچ ذات تصور کیا ہے۔ انسان کی تخلیق کے بارے میں منوشاستر میں جس طرح کی روایات بیان کی گئی ہیں وہ انسان کی تذلیل خود کر رہی ہیں جس کا اندازہ ذیل کے اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے۔

"ابتدا میں ایک ہی روح تھی (یعنی حوا) یہ روح جب اپنے ارد گرد دیکھتی ہے تو اسے اپنے سوا کچھ نظر نہ آتا۔ یہ روح پکارتی یہاں میں ہوں تب اس لمحے "مس" کا تصور قائم ہوا وہ روح ایک ساتھی کی خواہشمند تھی۔ اس نے ایک مرد اور عورت کو مربوط صورت میں بنایا پھر انہیں دو حصوں میں الگ کیا۔ مرد شوہر بن گیا اور عورت بیوی یعنی ابتداء میں مرد اور عورت ایک ہی جسم تھے۔ پھر ازدواجی تعلقات سے مخلوق پیدا ہوئی۔ پھر اس نے سوچا ہم ایک روح سے پیدا ہوتے ہوئے ازدواجی تعلقات قائم کرنا غلط ہے۔ اس لیے خود کو چھپا لیا اور گائے بن گئی۔ اس کا خاوند بیل بن گیا پھر صحبت سے گائے اور بیل پیدا ہوئے پھر وہ گھوڑی بن گئی اور وہ گھوڑا اور ان کے اختلاط سے گھوڑے پیدا ہوئے اسی طرح تمام زندہ مخلوق پیدا ہوئی یہاں تک کے تمام کیڑے مکوڑے بھی ایسے پیدا ہوئے۔"[9]

یہ عقیدہ یا سوچ انسانی تذلیل کے لیے کافی ہے۔

موازنہ:

اسلام کہتا ہے کہ انسان رب تعالیٰ کی خصوصی تخلیق ہے اسے بہترین صورت میں پیدا کیا، بلکہ اس میں اپنی روح پھونکی۔
جیسا کہ قرآن میں ہے کہ پس جب میں اسے پوری طرح بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اسے سجدہ کرنا۔ یعنی آدم کو تعظیمی سجدہ کروایا جب کہ ہندو مذہب کے مطابق روح حوا کی تھی وہ تنہائی میں ڈر گئی اس لیے پھر ایک مرد کو اس کے لیے پیدا کیا یعنی ایک جسم سے مرد اور عورت پیدا ہوئے اسی طرح قرآن کہتا ہے کہ "اے لوگوں ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قبائل اور گروہوں میں تقسیم کیا تاکہ تم تعارف حاصل کر سکو یقیناً عزت والا وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔
ہندو مذہب میں ذات پات کا ایک طبقاتی نظام قائم ہے جس میں اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار قائم ہے، جو برہمن پیدا ہوا وہ اعلیٰ ہے جو شودر کے ہاں پیدا ہوا وہ نیچ ہے۔

اسلام میں مساوات کا درس:

اسلام نے تمام بنی نوع انسان کو برابر حقوق عطا کیے ہیں اور اس میں نسب، ذات، رنگ، قومیت، زبان، عقیدے اور وطن کی کوئی تمیز نہیں رکھی۔ اسلام مساوات کا درس دیتا ہے۔ واضح ارشاد ہوا کہ انسان، انسان ہونے کی حیثیت سے برابر ہیں۔ ان کا باپ آدم اور ماں حوا ہیں ایک ہی جان سے ان کو وجود ملا۔ اگر انسانوں میں کسی لحاظ سے کچھ فرق ہے تو وہ اطاعت و نافرمانی تقویٰ اور غیر تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔
حضور نبی کریم ﷺ کے عطا کردہ انسانی حقوق کے تصور نے عرب معاشرے کو مساوات کی وہ انقلاب آفریں تعلیم عطا کی، جس سے نسلی و قبائلی برتری کے تمام بت پاش پاش ہو گئے۔ یہ مساوات ہمیں اسلامی زندگی کے ہر گوشے میں نظر آتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ

"وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ"[10]

"اور ہر ایک کے لیے اس کے عمل کے مطابق درجے ہیں تمہارا رب تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔"

مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ "[11]

---

[9] Brahdār Naik Apnishad, Adhyāye 1, Brahmā 4

[10] Al-An'ām, 6:132

[11] Al-Ahqāf, 46:19

"اور ہر ایک ہے اس کے عمل کے مطابق درجے ہیں تا کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ عطا کرے اور ان پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔"

یہ اسلام کا عطا کردہ تصور مساوات ہی تھا کہ جب امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ بیت المقدس کی فتح کے موقع پر تشریف لائے تو آپ کا خادم اونٹ پر سوار تھا اور آپ اونٹ کی مہار تھامے ہوئے پیدل چل رہے تھے۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہؓ کے اجتماع سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی سرخ کو سیاہ پر سیاہ کو سرخ پر سوائے تقویٰ کے فضیلت حاصل نہیں۔"[12]

یہ تو تھا اسلام کا تصور مساوات کا مختصر جائزہ اسلام اونچ نیچ کے تصور کا قائل نہیں سوائے تقویٰ کے۔

ہندو مذہب میں مساوات:

ہندو مذہب ذات پات کی طبقاتی تقسیم پر مشتمل مذہب ہے جس میں مساوات کا قائم رکھنا یا مساوات کو اس معاشرے میں رائج کرنا ایک ناممکن امر ہے، جب تک اس نظام میں ذات پات کا تصور موجود ہے۔

ہندو مذہب میں وید کے مطابق انسان چار ذاتوں پر مشتمل ہیں:

۱۔ برہمن ۲۔ کشتری ۳۔ ویش ۴۔ شودر

جن میں سے برہمن سب سے زیادہ معزز ذات سمجھی جاتی ہے اور شودر ذات والوں کو سب سے گھٹیا ذات سمجھی جاتی ہے گویا ہندو مت میں ذات پات کی تفریق ہی عزت اور ذلت کا معیار قائم کرتی ہے۔ ہندو تہذیب میں پیوست اس طبقاتی نظام کے متعلق تمام ہندو متون مقدسہ میں سب مقامات پر تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ

"دنیا کی بہبود کے لیے اپنے منہ سے اور اپنے بازوؤں سے اور اپنی رانوں سے اور پیروں سے برہمن، کشتری، ویش اور شودر کو پیدا کیا ہے۔"[13]

یعنی کہ ہندو مذہب میں مساوات کا تصور ذات پات کے نظام نے نفی کر دیا ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ہے کہ

"برہمن پرتن کے دماغ سے پیدا ہوئے، کشتری اس کے بازوؤں سے ویش اس کی رانوں سے اور اس کے پاؤں سے شودر پیدا ہوئے۔"[14]

ان چاروں ذاتوں میں شودر کو نیچ تصور کیا گیا ہے۔ اسے حیوان سے بھی بدترین مخلوق تصور کیا گیا ہے۔ جبکہ برہمن کو اس قدر مرعات بخشی گئیں ہیں کہ چاہے وہ گناہ کرے، زنا کرے، کچھ بھی حرام کرے اسے سزا نہیں ملنی چاہیے۔ وہ ہر چیز کا مالک ہے۔

موازنہ:

اسلام مساوات کا درس دیتا ہے جیسا کہ "ہر ایک کے لیے اس کے عمل کا مطابق درجے ہیں" اور مزید قرآن کہتا ہے کہ "ہم نے قبائل پہچان کے لیے بنائے ہیں" اور مزید نبی کریم ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع بھی مساوات کا درس دیتا ہے جس کا مفہوم ہے کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سرخ کو کالے پر اور کسی کالے کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔ اگر ہم ہندو

---

[12] Ahmad bin Hanbal, Al-Musnad, Hadith:22536

[13] Manno, Mano Dharm Shāster, chap.1 Ashlok 31

[14] Rāg Waid, Mundal 10, Sakat 90

مذہب کی بات کریں تو ہندو مذہب میں قائم ذات پات کا طبقاتی نظام مساوات کا تصور ہی الٹ کر دیا ہے، جس میں ایک طرف برہمن کو سب سے اعلیٰ تصور کیا ہے اور شودر کو سب سے نیچ جس کا کام سب کی خدمت کرنا ہے۔ اسلام نے ذاتیں اور قبیلے پہچان کے لیے بتائے ہیں، لیکن ہندو مت میں اس کا مطلب ہے وہاں اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار ذاتوں کی بدولت ہے۔

اسلام میں انسانی جان قربانی کی ممانعت:

اسلام دین فطرت ہے اور فطرت انسانی کے تمام تقاضوں سے پوری طرح ہم آہنگ ہے، اس لیے حیات انسانی کی حفاظت جو کسی بھی معاشرے کے قیام کی بنیادی ضرورت ہے۔ اسلام نے اس کو اولیت دیتے ہوئے ہر انسان کی جان کو محترم قرار دیا ہے۔ زندہ رہنا ہر انسان کا حق ہے۔ دوسروں کو زندہ رہنے دینا اس کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ شرک باللہ اور ماں باپ کی نافرمانی ہے اور کسی جان کا ناحق قتل ہے۔ ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے کہ

''مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاھَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا''[15]

''جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا۔''

یعنی ایک انسان کا قتل گویا تمام انسانیت کا قتل ہے۔ انسانی جان کی قدر و قیمت کا اندازہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے بھی لگایا جا سکتا ہے جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک مومن کے جسم و جان اور عزت و آبرو کی اہمیت کعبۃ اللہ سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات اور احادیث انسانی جان کی حرمت کے بارے میں ملتی ہیں جو اس کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔

ہندو مذہب میں انسانی جان کی قربانی:

''ہندو مذہب میں قربانی کی رسم کو ''یگیہ'' کی رسم بھی کہا جاتا ہے۔''[16] یہ رسم بہت پرانی ہے۔ اس رسم کے تحت نہ صرف جانوروں بلکہ انسانوں کو بھی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے قربان کیا جاتا تھا۔ اس قدیم رسم کے متعلق معروف مورخ اے ایل ہاشم لکھتے ہیں:

''خفیہ رسوم کی ادائیگی کے موقع پر انسانی قربانی کے لیے لڑکیوں کے اغوا کے واقعات ملتے ہیں ہمیں دُرگا کے مندر کے متعلق بھی معلوم ہے کہ جہاں روزانہ ایک انسان کو بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔''[17]

اس طرح تقسیم برصغیر سے اب تک سینکڑوں مسلمانوں کے خون سے ہولی منائی گئی، جیسا کہ ذیل کے واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے:

''بھارت میں ہندو مسلم کے ساتھ گزشتہ ۵۰ سالوں میں ہندو بلوائیوں نے منظم حکمت عملی کے تحت ۲۵ ہزار مرتبہ مسلمانوں کے خون کے ساتھ ہولی کھیلی۔ بشارت میں چھپنے والی رپورٹوں کے مطابق ان ہولیوں میں تقریباً اڑھائی لاکھ بے گناہ مسلمان مارے گئے۔ نصف صدی کے فسادات میں محتاط اندازے کے مطابق ۳۵ ارب روپے کی مسلم املاک کو لوٹا اور برباد کیا گیا۔''[18]

---

[15] Al-Māyedah, 5:32

[16] Shāriq, Hafiz Muhammad, *Hindū mat kā Tafseelī Mutāliya*, p.306

[17] Hashim, A.L, *Hindustānī Tehzīb kī Dāstān*, p.184

[18] Amīr Hamza, *Insāniyat kā Qātil Hindū Dharm*, p.41

"اس کے علاوہ ہندوؤں میں ایک اور رسم ادا کی جاتی تھی جسے ستی کی رسم کہتے تھے۔"[19] اس رسم کے مطابق شوہر کے فوت ہو جانے کے بعد بیوی اپنے شوہر کی میت کے ساتھ اس کی چتا میں مل کر خود سوزی کر کے مر جاتی تھی۔ ہندو عقیدے کے مطابق وہ اس طرح اپنے شوہر کے ساتھ وفا کرتی تھی۔ لہٰذا عورت شوہر کی چتا پر جل کر مر جاتی ہے وہ پاکباز اور باعفت سمجھی جاتی ہے۔

موازانہ:

اسلام ہر انسان کی جان کو محترم قرار دیتا ہے۔ ارشاد باری ہے: جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ اس کے علاوہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک مومن کے جسم و جان اور عزت وآبرو کی اہمیت کعبۃ اللہ سے بھی زیادہ ہے۔ اسلام نے ایک انسان کے قتل کو تمام انسانیت کا قتل قرار دیا ہے۔ اسلام انسانی جان کے اور انسانی قربانی کے خلاف ہے۔ ہندو مذہب میں انسانی قربانی اپنے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ انسانوں کی قربانی کی یہ رسم بہت قدیم ہے۔

اسلام کی دشمنوں کے ساتھ سلوک کرنے کی تعلیمات:

امن ہو یا جنگ اسلام نے ہر حالت میں مخالفین کے ساتھ بہتر رویہ رکھنے کی تلقین کی ہے۔ اسلام نے انسانیت کو جو دیا وہ سب کے سامنے ہے۔ حتیٰ کہ حالت جنگ میں بھی اس کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے دیا۔ نبی کریم ﷺ کی طرف سے فوجوں کو روانہ کرتے وقت انسانی اقدار سے متعلق باقاعدہ ہدایات دی جاتی تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ سپہ سالار اور فوج کو خوف خدا کی نصیحت کرتے۔ ارشاد ہے کہ

" اغزوا بسم الله وفي سبيل الله، فقاتلوامن كفر بالله، ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدًا "[20]

"جاؤ اللہ کا نام لے کر اور اللہ کی راہ میں لڑو ان لوگوں سے جو اللہ سے کفر کرتے ہیں مگر جنگ میں کسی سے بد عہدی نہ کرو غنیمت میں خیانت نہ کرو مثلہ نہ کرو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو۔"

اسی طرح قرآن میں اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ

"وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِه "[21]

"اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تم کو تکلیف دی گئی ہے۔"

اسلام کسی کو تکلیف دینا جائز قرار نہیں دیتا۔ ہر حالت میں امن وامان کو ترجیح دیتا ہے۔ اس لیے اسلام نے اپنے دشمن خواہ وہ کیسا بھی ہو صلح کی پیش کش قبول کرنے کا حکم دیتا ہے۔

ہندو مذہب کی تعلیمات دشمنوں کے بارے:

ہندو دھرم مخالفین کے ساتھ سخت رویہ رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ سوامی دیانند بانی آریہ سماج یجروید کی تعلیمات کی روشنی میں مخالفین کے بارے میں لکھتا ہے کہ ان کے ساتھ سخت سلوک کیا جائے اس نے خود بھی ایسا ہی کیا۔ مندرجہ ذیل اقتباسات سے ہندومت کا تشدد پسند ہونا ثابت ہوتا ہے۔

"دھرم کے مخالفین کو زندہ آگ میں جلا دو۔"[22]

---

[19] Shāriq, Hafiz Muhammad, *Hindū mat kā Tafseelī Mutāliya*, p.276

[20] Tirmidī, Muhammad bin Essa, Al-Sunan Tirmidi, Cairo, Dār Al-Haisam, 423/2

[21] Al-Nahal, 16:126

"دشمنوں کے کھیتوں کو اجاڑ و یعنی بیل، بکری اور لوگوں کو بھوکا مار کر ہلاک کر دو۔"[23]

"اپنے مخالفوں کو درندوں سے پھڑوا دو۔"[24]

"مخالفوں کا جوڑ جوڑ اور بند بند کاٹ دیا جائے۔"[25]

"اے اندر دیوتا ہمارا دیا ہوا سوم رس تجھے خوش اور متوالا کرے تو ہمیں دھن، دولت دے اور وید کے دشموں کو تباہ اور ہلاک کر۔"[26]

ان اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو دھرم ایک شدت پسند دھرم ہے جو کہ اپنے مخالفین کے ساتھ انتہائی شدت پسند رویہ اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔

موازنہ:

اسلام اپنے ماننے والوں کو ہدایت دیتا ہے اللہ کی راہ میں اس سے لڑو جو اللہ سے کفر کتے ہیں، نہ بد عہدی کرو، نہ خیانت کرو، نہ فصلوں کو خراب کرو، نہ لاشوں کی بے حرمتی یعنی مثلہ نہ کرو اور نہ بچوں، عورتوں کو قتل کرو، چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔ جب کہ ہندو دھرم نہایت شدت پسند رویہ رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ ہندو دھرم اپنے دشمنوں کو آگ میں زندہ جلانے، کھیتوں، جانوروں کو تباہ کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس کے علاوہ درندوں سے پھڑواڈالنے، مثلہ کرنے جیسی تعلیمات دیتا ہے۔

اسلام میں بندگی:

اسلام بندگی کا درس دیتا ہے۔ عرف عام میں بندگی سے مراد عبادات، آداب تسلیم یا غلام کے ہیں۔ بندگی سے مراد وہ عبادت و ریاضت ہے، جس پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنا مقصد حیات یعنی اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ"[27]

"اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔"

یعنی اللہ نے ہمیں تخلیق کرنے کا مقصد بیان کر دیا ہے کہ میری عبادت کرنی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بندگی کیا ہے؟ نماز، روزہ، تسبیح، نوافل، صدقات کا نام بندگی ہے تو اس کے لیے فرشتے کافی تھے جیسا کہ

"اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ o وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ"[28]

"سورج، چاند مقررہ حساب سے چل رہے ہیں اور سبزے اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔"

اس سے ظاہر ہوا کہ تمام کائنات اور مخلوقات اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہے۔ بندگی کا اصل توحید کا ربانی اور عملی اظہار ہے۔ جنہیں اللہ کی ذات کے علاوہ اپنے دل سے ہر دوسری چیز نفسانی خواہشات، لالچ، طمع، حرس، غرور، تکبر، جھوٹ نکال دینے کا نام توحید ہے۔

دین اسلام کے مطابق آخرت کی کامیابی اور نجات کے دو طریقے ہیں۔ ۱) ایمان، ۲) عمل اور عبادات کی دو قسمیں ہیں بدنی اور مالی ان دنوں کی ادائیگی کا نام بندگی ہے۔

---

22 Rag Waid, Mandal 10, Sūkat 91, Manatr 12-16

23 Raj Waid, Adhyaye 13, Mantar 12

24 Raj Waid, Adhyaye 13, Mantar 12

25 Raj Waid, Adhyaye 13, Mantar 12

26 Sām Waid, Adhyāe 11, Mantar 1

27 Al-Zāriyāt, 51, 56

28 Al-Rahmān, 55:5

بندگی کی ایک قسم سزو جزا کا تصور بہت اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن میں ہے کہ

''لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ''[29]

''تا کہ اللہ ہر شخص کو ان اعمال کا بدلہ دے جو اس نے کمار کھے ہیں۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔''

مزید ارشاد ہوتا ہے:

'' كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ''[30]

''ہر شخص کو ان کا بدلہ جو اس نے کمار کھے ہیں۔''

یعنی انسان کو دنیا میں اعمال کے بدلے میں آخرت میں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

بندگی ہی کی ایک قسم نکاح ہے۔ اسلام نے مرد و عورت کے تعلق کو نکاح کی صورت میں حلال قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

'' سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا ''[31]

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے ہیں۔''

اسلام نے نکاح کو حلال اور اس کے علاوہ کسی بھی قسم کے تعلق کو حرام قرار دیا ہے۔ اسے زنا قرار دیا ہے، جس کی سزا دنیا اور آخرت دونوں میں ہے۔

ہندو مذہب میں عدم بندگی:

ہندو دھرم کسی ایک عقیدہ پر مبنی نہیں، بلکہ وہ مختلف عقائد کا مجموعہ ہے، لیکن پھر بھی اس کی مذہبی کتابوں میں عقیدہ توحید اور اصل دین حق کی واضح نشانیاں واضح طور پر موجود ہیں۔ ہندو مذہب میں ایک خدا کا تصور بالکل اسی انداز میں ہے جسے اسلام نے پیش کیا ہے۔ جیسا کہ

''ایک ہی ایسا ہے جس کی عبادت اور پرستش کی جائے جو ایک الہ ہے، مالک ہے، اس کے سوا کوئی پوجا کے عبادت کے لائق نہیں ہے اور کبھی نہیں۔''[32]

اسی طرح

''اے برہما کی رچنا کرنے والے سب سے عظیم خدا تو میرا صحیح مارگ روشن کر ایسا مارگ روشن کر میں جنت کی طرف آجاؤں اور گھمنڈ کپٹ جھل ان چیزوں سے محبت دور رکھ۔ اے ایشور میں تیری پراتھنا اور تیری ارچنا اور تیرا اچرن کرتا ہوں۔''[33]

''وہ تمام جاندار اور بے جان دنیا کا بڑی شان و شوکت کے ساتھ اکیلا حکمران ہے وہ انسانوں اور جانوروں کا رب ہے ہم کس کی حمد کرتے ہیں اور نذرانے چڑھاتے ہیں۔''[34]

''اے انسانوں اپنے ایشور کو پہچانوں کیونکہ وہ ایک ایشور تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔ اس ایشور نے تمہیں ہوا دیا، اگنی دیا، دھرتی دیا، آسمان دیا، جل دیا، تم اپنے ایشور کو پہچانو جس نے تمہیں اتنے انعامات دیئے۔ اے انسانوں اگر تم مجھے نہیں پہچانوں گے تو بہت گمراہی میں ہوں گے۔''[35]

---

[29] Ibrāhīm, 14:51

[30] Al-Muddassar, 74:38

[31] Yāsīn, 36:36

[32] Rag Waid, Mandal 8, Salūk 1

[33] Rag Waid, Mandal 8, Salūk 1

[34]Rag Waid, Mandal 8, Salūk 1

ان اقتباسات سے صاف ظاہر ہورہا ہے، عقیدہ واحدانیت پر ہندو یقین رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ بندگی کے لیے باقی تعلیمات ہیں۔ مثلاً ہندو مذہب میں نجات کے تین طریقے ہیں، علم عمل، ریاضت جن کو پورا کرکے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

"اسی طرح ہندو مذہب کے عقائد میں آواگون کا عقیدہ شامل ہے۔ جس کے مطابق ہر انسان ایک مرتبہ مرنے کے بعد دوبارہ جنم لے گا۔"[36]

اسی طرح ایک عقیدہ نیوگ ہے جس میں ایک عورت بیوہ ہونے کی صورت میں یا اولاد نہ ہونے کی صورت میں دوسرے مرد سے ازدواجی تعلقات قائم کرسکتی ہے۔ اس کے ذریعے دس تک بچے پیدا کرنے کی اجازت ہے۔ ہندو مذہب میں عمل بازم کا نظریہ بھی اہمیت رکھتا ہے، یعنی جو وہ عمل کرتا ہے دوسرے جنم میں وہی کاٹتا ہے۔

موازنہ:

اسلام واحدانیت کا درس دیتا ہے اور تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کی گواہی دیتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

ہندو مذہب میں بھی واحدانیت کا تصور پایا جاتا ہے۔ اسلام آخروی کامیابی کے لیے اللہ کے احکامات حق العباد اور حقوق اللہ کی ادائیگی پر زور دیتا ہے۔ ہندو مذہب میں نجات کے تین طریقے ہیں: علم، عمل اور ریاضت۔

اسلام کے مطابق زندگی ایک ہی ہے مرنے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں جنم نہیں ہوگا۔ البتہ یوم حشر کو تمام انسانوں کو زندہ کیا جائے گا، سزا و جزا کے لیے ہندوؤں میں آواگون کا عقیدہ پایا جاتا ہے، جس کے مطابق ہر انسان مرنے کے بعد دوبارہ جنم لے گا۔ اسلام نے عورت کو نکاح کا حکم دیا اس کے بغیر مرد و عورت کا تعلق گناہ اور حرام ہے، جس کی سزا دنیا اور آخرت میں ہے۔

ہندوؤں میں عقیدہ بنوگ پایا جاتا ہے، جس کے مطابق اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے یا اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو تو وہ کسی غیر مرد سے اولاد پیدا کرسکتی ہے۔

احترام انسانیت وہ صفت اور خوبی ہے جس سے انسانیت کا دوام وابستہ ہے۔ اگر ہم یوں کہیں کہ احترام انسانیت دنیا میں بسنے والوں کا مشترکہ ورثہ ہے تو غلط نہیں ہوگا۔ ایک دوسرے کا احترام مذہب اقوام کی ترقی کا نام ہے انسانیت کی ترقی اور انسانیت کی عظمت واحترام کا حکم دیا ہے۔ قران کریم میں ارشاد ہوتا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے نبی آدم کو معظم اور قابل احترام اور لائق بنایا ہے۔ اس لیے سبھی انسان برابر ہیں کسی کو فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔ جب کہ ہندو مذہب میں اس معاملے میں دوہرا معیار پایا جاتا ہے کہ ایک طرف تو ہندو دھرم انسانیت کا درس دیتا ہے اور انسانیت کو اپنا مذہب ماننا ہے، لیکن اس کی مذہبی کتابیں ذات پات کی تقسیم کا درس دیتی ہیں، جس کے مطابق اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار ہے اور اعلیٰ کے لیے پیشے بھی اعلیٰ خود ہی نافذ کردیئے۔ ادنیٰ کے لیے صرف خدمت گار کا کام ہے۔

اسلام میں جان کا تحفظ:

احترام انسانیت کا پہلا تقاضا یہ ہے کہ انسانی جان کو تحفظ فراہم کیا جائے اور اسے جسمانی حوالے سے جزوی یا کلی طور پر کسی طرح بھی نقصان اور ضرر نہ پہنچایا جائے، چونکہ جزوی طور پر (زخم کی صورت) یا کلی طور پر ایک انسانی جان کو نقصان پہنچانا احترام انسانیت کے کس

[35] Mālwī, Dr. Ajay, Shirī Bhagwat Geetār, Ilāhabad, Rujhān Publications, 2006, Adhāye 3-10

[36] Yousaf Khan, Prof., *Taqābal e Adyān*, p.48

قدر منافی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک انسان کے قتل کو کل انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ

"وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ"[37]

"اور (رحمان کے بندے) کسی جان کو قتل نہیں کرتے جسے بغیر حق مارنا اللہ نے حرام فرمایا ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ

"وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاق"[38]

"اور مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔"

اسی نظریے کی تائید نبی کریم ﷺ نے اپنے آخری خطبے میں ارشاد فرمایا کہ

" لوگوں تمہارے خون، مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں ہمیشہ کے لیے ان چیزوں کی حرمت ایسی ہی ہے جیسی آج تمہارے لیے اس دن کے بعد خبر دار ایسا نہ ہو کہ تم میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو اور کفار میں شامل ہو جاؤ۔"[39]

قرآن وحدیث کی تعلیمات سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ انسانی جان کی کتنی زیادہ اہمیت اسلام کی نظر میں ہے۔ اسلام ایک دوسرے سے بھلائی اور خیر خواہی کا درس دیتا ہے۔

ہندومت میں جان کا تحفظ:

ہندو دھرم جو کہ ذات پات کی تقسیم میں جکڑا ہوا دھرم ہے جس میں اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار قائم ہے۔ شودر ذات کو نیچ خیال کیا جاتا ہے، جس کی جان کی کوئی قدر و قیمت نہیں جیسا کہ

"شودر کو قتل کرنے کی صورت میں برہمن یہی عمل چھ ماہ کرے گا۔ وہ ایک برہمن کو دس سفید گائیں اور بیل بھی دے سکتا ہے۔ بلی، نیل کنٹھ، مینڈک، کتے، اُلو اور کوے کو ہلاک کرنے کا کفارہ بھی شودر کے قتل کے کفارہ جیسا ہے۔"[40]

مطلب یہ ہے سودر کی جان کی کوئی اہمیت ہی نہیں اسے جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہندو مذہب میں جانوروں کے علاوہ انسانوں کو بھی اپنے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے قربان کیا جاتا رہا ہے، لیکن اب اس پر حکومت نے پابندی لگائی ہے، لیکن پھر بھی کٹر مذہب پرست ہندو چوری چھپے انسان کی قربانی کر رہے ہیں۔

موازنہ:

اسلام نے ہر جان کو محترم ٹھہرایا ہے۔ اللہ کہتا ہے: رحمن کے بندے کسی جان کو نہ حق قتل نہیں کرتے اور نہ مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد قتل کرتے۔ اسلام نے ایک دوسرے کی عزت جان ومال کی حافظ کا درس دیا ہے۔ جب کہ ہندو دھرم میں شودر کی جان کی کوئی اہمیت نہیں۔ برہمن جب چاہیں چھوٹی سی غلطی کی سزا موت کی صورت میں دے سکتے ہیں اور ان کو گناہ بھی کوئی نہیں۔ ہندو دھرم میں دیوتاؤ کے لیے انسانی قربانی کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔

اسلام میں اخلاقیات:

[37] Al-Asrā, 17:33

[38] Al-Anām, 6:151

[39] Ibn e Mājah, Muhammad bin Yazeed, *Al-Sunan*, Hadith: 3055

[40] Mano, Mano Dharm, Chap.11, Salūk 132

اخلاقیات ہی انسان کو جانوروں سے الگ کرتی ہے۔ اسلام میں ایمان اور اخلاق دو الگ الگ چیزیں نہیں ہیں ایک مسلمان کی پہچان اخلاق ہی سے ہوتی ہے۔ اگر اخلاق نہیں تو مسلمان نہیں، یہ ہو نہیں سکتا ایک مسلمان ایمان کا تو دعویٰ کرے، مگر اخلاقیات سے عاری ہو۔ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کائنات میں اخلاق کا سب سے اعلیٰ نمونہ تھے، جس پر اللہ کریم کی کتاب "لاریب" مہر تصدیق کر رہی ہے۔ ارشاد ہے کہ

"وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ"41

"بے شک آپ عظیم اخلاق کے مالک ہو۔"

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں اعلیٰ اخلاق شرافتوں کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

نبی کریم کا ارشاد ہے کہ

"أكمل المؤمنين اَيْماناً أحسنہم خُلْقًا"42

"مسلمانوں میں کامل ترین ایمان اس شخص کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔"

ان ارشادات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام اخلاقیات پر کتنا زور دیتا ہے۔ انسانیت کا احترام اسی صورت ہو سکتا ہے جب لوگ اخلاق کی پاسداری کریں۔

ہندومت میں اخلاقیات:

ہندو مذہب میں انسانی اخلاق پر زور دیتے ہوئے اتھر وید میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ اخلاقی اقدار کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر قسم کے غلط خواب و خیالات دیکھنے سے پرہیز کریں، کیونکہ غلط خواب اور غلط سوچ ہی انسان کو انسان کا دشمن بنا سکتا ہے۔ لہٰذا غلط خواب اور غلط اعمال سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے اور ہر قسم کے غلط خیالات کو دشمن کی طرف منتقل کرنے کی دعا کی گئی ہے جیسا کہ

"As one pays off a sixteenth, an eight or a debt, thus do we transfer every evel dream upon our enemy."43

اتھر وید کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندومت اخلاقیات پر زور دیتا ہے۔

موازنہ:

اسلام کہتا ہے کہ کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اعلیٰ ہے۔

جب کہ ہندو مذہب کہتا ہے کہ جب تک انسان اپنے نفس کی اصلاح نہیں کر تا تب تک وہ اخلاق کے اعلیٰ درجے پر نہیں پہنچ سکتا۔

اسلام میں عدل وانصاف:

41 Al-Qalam, 68:4

42 Tirmidī, Muhammad bin Essa, Al-Sunan, Research:Ahmad Muhammad Shakir, Fūwād Abdul Bāqī, 42 1/2

43 Muller F.Max, The Sacred Book of the East, HYMNS of the Atharva VEDA, Motilal banaruass, Bangalow road, Jawaher nager, Delhi-7, First print oxford univeristy press, 1879, P132

قرآن حکیم نے زندگی کے تمام معاملات کو عدل اور انصاف پر استوار کرنے کی تعلیم دے کر ہر شخص کو بے لاگ انصاف کے حصول کا حق عطا کر دیا ہے۔ قرآن حکیم کے نزول کا بنیادی مقصد ہی معاشرتی اور ریاستی معاملات کو عدل وانصاف پر استوار کرنا ہے، تاکہ اسلامی معاشرے کا کوئی فرد ظلم اور استحصال کا شکار نہ ہو۔ ارشاد ربانی ہے کہ

" اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَاحَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّايَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا "[44]

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں انہیں لوگوں کے سپرد کرو جو ان کے اہل ہیں اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں اچھی نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ خوب سننے اور دیکھنے والا ہے۔"

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا:

" اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی "[45]

"بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے اور یتیموں اور قرابت داروں کے ساتھ۔"

ان قرآنی آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عدل وانصاف قائم کرنے کا حکم دیا ہے، تاکہ کسی کے حقوق کی حق تلفی نہ ہو جہاں عدل ہو گا وہاں معاشرے ترقی کرتے ہیں۔

ہندومت میں عدل وانصاف:

ہندومت کے مطابق بادشاہ اور حکمرانوں کا فرض ہے کہ جو انصاف سے محروم ہوا انہیں انصاف فراہم کیا جائے۔ "نریندر راضی" کہتے ہیں کہ بادشاہ کو اس پر توجہ دینی چاہیے قانون کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے اور بڑے قاضی کی بھی رائے لینی چاہیے۔" وہ عام مشاہدہ رکھتے ہیں کہ بادشاہ کو گواہان کی موجودگی میں فیصلہ کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے ایک سنجیدہ تشخیص ہے کہ گواہوں کی موجودگی کے باوجود فیصلے میں تاخیر انصاف کی فراہمی کو غلط ثابت کرتی ہے یا غلط بنا دیتی ہے، جبکہ منو کے قانون ذات پات کا نظام اس میں حائل ہوتا ہے۔ جس میں برہمن اگر کوئی جرم بھی کرتا ہے تو اسے سخت سزا دینے سے منع کیا گیا ہے۔

"سزائے موت کے عوض برہمن کا صرف سر مونڈا جائے گا، لیکن اور ذات کے لوگوں کو سزائے موت دی جائے گی، کسی برہمن نے خواہ سارے ہی جرم کیوں نہ کیے ہوں، لیکن اسے موت کی سزا نہیں دی جائے گی۔ بادشاہ اسے ملک بدر کر دے اس کی جائیداد ضبط کرے، لیکن اس کے جسم پر ضرب نہ لگائے۔ کیونکہ برہمن کے قتل سے بڑا جرم کرہ ارض پر کوئی نہیں، چنانچہ بادشاہ کو برہمن کے قتل کا خیال بھی ذہن میں نہیں لانا چاہیے۔[46]

اور اسی طرح مزید آتا ہے کہ

"برہمن کی ملکیت گائے چرانے، بانجھ گائے، نتھنی رسی، یا برہمن کی ملکیت دوسرے مویشی چرانے والے (مجرم) کا آدھا پاؤں کاٹ دینا چاہیے۔"[47]

ہندو دھرم اپنے آپ کو سیکولر سٹیٹ کہنے والا جس میں انصاف کا دوہرا معیار قائم ہے۔ اس نظام میں اعلیٰ طبقے کو ہلکی سزا اور چھوٹے طبقے کو سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔

موازنہ:

[44] Al-Nisā, 4:58

[45] Al-Nahal, 16:90

[46] Mano, Mano Dharm, Chap.11, Salūk 371-373

[47] Mano, Mano Dharm, Chap.11, Salūk 371-373

اسلام کہتا ہے کہ امانتیں ان لوگوں کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہیں یعنی اقتدار اہل لوگوں کے ہاتھوں میں دو لوگوں کے درمیان فیصلے عدل سے کرو۔ کسی کی بھی طرفدار سے منع کیا گیا ہے، حق تلفی سے منع کیا گیا ہے۔

جب کہ نریندر راضی کہتے ہیں کہ باشاہ کو قانون کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے۔ گواہان کی شاہد کے بعد انصاف سے فیصلہ کرنا چاہیے۔ فیصلے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، لیکن ذات پات کا نام عدل وانصاف میں حائل ہے۔ اونچ نیچ کا نظام حائل ہے، برہمن کو ہر جرم سے بری الذمہ قرار دیا گیا ہے۔ وہ چاہے شودر کا قتل بھی کر دے سزا نہیں پائے گا، جبکہ شودر اگر برہمن کی نشست پر بیٹھ بھی جائے اس کی پشت داغنے کا حکم ہے۔

مختصراًا گر ہم اسلام اور ہندو مذہب میں سماجی اعتبار سے احترام انسانیت کا جائزہ لیں تو ہم یہ کہیں گے کہ اسلام ہر لحاظ سے بہت اعلیٰ اور مکمل دین ہے، جس نے اپنے ماننے والوں اور غیر مسلمانوں سب کے ساتھ احترام اور عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔ اسلام میں امیر، غریب، سیاہ، سفید، اقتدار کوئی اہمیت نہیں رکھتا سوائے تقوی اور پرہیز گاری کے ہندو مذہب احترام انسانیت کی بات تو بہت کرتا ہے، لیکن اس کو اپنانے میں ناکام ہے، جس کی وجہ ان کا طبقاتی نظام ہے، جس نے اس پورے معاشرے کو جکڑ رکھا ہے، جب تک اس طبقاتی نظام کی اصلاح نہیں ہو جاتی ہندو مذہب میں انسانیت کو وہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا جو اسلام نے دیا ہے۔

غیر مذاہب سے تعامل کے بارے میں رویہ

اسلام شرف انسانیت کا علمبردار دین ہے۔ ہر فرد سے حسن سلوک کی تعلیم دینے والے دین میں کوئی ایسا اصول یا ضابطہ روا نہیں رکھا گیا جو شرف انسانیت کے منافی ہو۔ دیگر طبقات معاشرہ کی طرح اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو بھی ان تمام حقوق کا مستحق قرار دیا گیا ہے، جن کا ایک مثالی معاشرہ میں تصور کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں ہم اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے جو تعلیمات اسلام نے غیر مسلموں کے حقوق کے بارے میں دی ہیں۔

غیر مسلموں کے بارے میں اسلامی تعلیمات :

اسلام غیر مسلم شہریوں کو وہی حقوق دیتا ہے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں۔ ان حقوق میں پہلا حق جو غیر مسلموں اور مسلموں سب کو حاصل ہے وہ حق حفاظت جان ہے، جو انہیں ہر قسم کے خارجی اور داخلی ظلم وزیادتی کے خلاف میسر ہو گا، تاکہ وہ مکمل طور پر امن وسکون کی زندگی بسر کر سکیں۔ نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر پوری نسل انسانی کو عزت جان اور مال کا تحفظ فراہم کرتے ہوئے فرمایا کہ

"ان دمَاوکُم وَاموَالکم وَألحرافیکُم عَلیْکُم حَرَامَاًء کَتَرمَۃ یَومِکُم ہذَا فِی شہرِکُم ہَذَا فِی بَلِدکُم ہَذَا اِلی یَومِ تلقَونَ رَبَّکُم"48

"بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے لیے اس دن کی حرمت اس مہینے میں اور تمہارے لیے اس شہر میں ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔"

48 Bukhari, Muhammad bin Ismā'īl, Sahī Al-Bukhārī, Kitāb Al-Hajj, Bāb Al-Khutbah, Hadith: 1454

لہٰذا کسی بھی انسان اور کسی بھی مذہب کے پیروکار کو ناحق قتل کرنا اس کا مال لوٹنا اس کی عزت پر حملہ کرنا، اس کی تذلیل کرنا، نہ صرف حرام ہے بلکہ اس کے مرتکب شخص کو المناک سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا"49

"جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد کے قتل کر دیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔"

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو تخلیق کیا پھر لاتعداد مخلوقات کو تخلیق کیا، جن میں چرند، پرند، حیوانات، نباتات اور جمادات وغیرہ شامل ہیں ان میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىْٓ اٰدَمَ ......وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا"50

"اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی......اور ہم نے ان کو بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔"

اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے عقل اور قوت گویائی جیسی نعمتوں سے نوازا۔ انسان کے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور انسانیت کی ہدایت ور ہنمائی کے لیے مختلف زمانوں میں اپنے انبیاء ورسلؑ بھیجے جو انسانوں کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتے رہے۔ اس سلسلے کی آخری کڑی حضرت محمد ﷺ خاتم الرسل ہیں۔ آپ کی تعلیمات تمام کائنات کے بسنے والے انسانوں کے لیے تاقیامت رشد وہدایت کا ذریعہ ہے۔ اسلام انسان کو اشرف المخلوقات قرار دے کر اپنے منکرین کا حق انسانیت ان سے چھینتا نہیں، بلکہ حق دیتا ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم غیر مسلم اقلیتوں کو برا بھلا کہنے سے بھی منع فرماتا ہے۔

(ا)غیر مسلم شہریوں کے قتل کی ممانعت:

اسلامی ریاست میں آباد غیر مسلم شہریوں کو قتل کرنا حرام ہے۔ کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی غیر مسلم شہری کو قتل کرے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

"مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا"51

"جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد کے قتل کر دیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔"

اس آیت کریمہ میں "نَفْسًا" کا لفظ عام ہے۔ لہٰذا اس کا اطلاق بھی عموم پر ہو گا۔ یعنی کسی ایک انسانی جان کا ناحق قتل، خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

اسی طرح احادیث مبارکہ ہے کہ

"مَن قَتَلَ مُعَاہِدا فِي غَيرِلكنهِهِ حَرمَ اللّٰه عَلَيهِ الجَنَّةَ"52

"جو مسلمان کسی غیر مسلم شہری کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمادے گا۔"

امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ حدیث میں معاہدہ کا لفظ استعمال کیا گیا جس سے مراد ایسے شہری ہیں جو معاہدے کے تحت اسلامی ریاست کے باسی ہوں۔

---

[49] Al-Māyedah, 5:36

[50] Al-Isrā, 17:70

[51] Al-Māyedah, 5:36

[52] Nisā'ī, Ahmad bin Shoaib, Al-*Sunan*, Vol.8, Hadith: 474

(۲) غیر مسلم مذہبی رہنماؤں کے قتل کی ممانعت:

اسلامی غیر مسلم مذہبی رہنماؤں کے قتل کی بھی ممانعت کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے

"كَانَ رَسُول اللّٰهﷺ اذا بَعَثَ جُيُوشه قَالَ! لَاتعدِ رُوا وَلا تَعلّوا وَلا تُمثلّوا وَلَا تقتُلُوا ابولدَانَ وَلا اَصحَابَ الصَّوامِعِ"53

"حضور نبی کریم ﷺ جب اپنے لشکروں کو روانہ کرتے تو حکم فرماتے غداری نہ کرنا، دھوکہ نہ دینا، نعشوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور بچوں اور پادریوں کو قتل نہ کرنا۔"

مندرجہ ذیل بالا حدیث مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی قوم کے مذہبی رہنماؤں کا قتل عام حالات کے علاوہ دوران جنگ بھی جائز نہیں۔

(۳) قصاص اور دیت:

اسلام نے کسی بھی شخص کو ناحق قتل کرنے والے قاتل پر قصاص لازم کیا ہے، جب کہ قتل خطاء یعنی غلطی سے قتل ہو جانے کی صورت میں دیت کی ادائیگی کو واجب قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ"54

"اور تمہارے لیے قصاص میں ہی زندگی ہے اے عقلمند لوگو تاکہ تم خون ریزی سے بچو۔"

ایک اور روایت کے مطابق حضرت علیؓ نے فرمایا کہ

"اِذَا قَتَلَ الْمُسْلِمَ النَّصرانِىَّ قَتَلَ بِهِ"55

"اگر کسی مسلمان نے عیسائی کو قتل کیا تو وہ مسلمان قصاصاً قتل کیا جائے گا۔"

اب سوال پیدا ہوتا ہے اس کا مطلب کیا آئمہ کرام نے اس کی وضاحت یوں کی ہے کہ یہاں غیر مسلم سے مراد پُر امن شہری نہیں، بلکہ صرف حربی غیر مسلم مراد ہے جو میدان جنگ میں لڑتے ہوئے مارا جاتا ہے اس پر کوئی قصاص نہیں۔

(۴) غیر مسلم شہریوں کا مال لوٹنے کی ممانعت:

اسلام نے دوسروں کا مال لوٹنے کو حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے کہ

"وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"56

"اور تم ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق نہ کھایا کرو اور نہ مال کو حاکموں تک پہنچایا کرو کہ یوں لوگوں کے مال کا کچھ حصہ تم ناجائز طریقے سے کھاسکو۔ حالانکہ تمہارے علم میں ہو۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے بھی دوسروں کے مال کو لوٹنا حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے کہ

"اِنَّ دِمَاكُم وَالَكُم عَليكم حَرَام"57

---

53 Ahmad bin Hanbal, Al-Musnad, 330/1, Hadith:2728

54 Al-Baqarah, 2:179

55 Sharah Sahīh Muslim, Kitāb Al-Diyāt, Hadith: 6517

56 Al-Baqarah, 2:188

57 Bukhari, Sahīh Bukhārī, Bāb Al-Khutbah Ayyām Fī, 420/2, Hadith:1454

"بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں۔"

اسلام غیر مسلم شہریوں کی جانوں کی طرح ان کے اموال کی حفاظت بھی اپنے ذمے لیتا ہے۔ ہر دور میں جمیع مسلمانوں کا اس پر اجماع رہا ہے۔ اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے جان ومال کی حفاظت کا اس قدر اہتمام کیا گیا ہے کہ ان کے اموال کی حفاظت اتنی ہی ضروری جتنی مسلمانوں کے اموال کی۔ حتیٰ کہ اگر کوئی مسلمان ان کی شراب یا خنزیر کو تلف کر دے تو اس پر بھی جرمانہ لازم آئے گا۔

(۵) تذلیل کی ممانعت:

اسلام جیسے مسلمانوں کی عزت آبرو کی حرمت کو پامال کرنا حرام سمجھتا ہے۔ ویسے ہی غیر مسلم شہری کی عزت کو پامال کرنا بھی جائز نہیں کسی مسلمان کو اجازت نہیں کہ وہ کسی غیر مسلم شہری کو گالی گلوچ کرے، اس پر تہمت لگائے، اس کی غیبت کرے۔

ایک دفعہ گورنر مصر حضرت عمر بن العاصؓ کے بیٹے نے ایک غیر مسلم کو ناحق سزا دی۔ خلیفہ وقت امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے پاس جب اس کی شکایت کی گئی تو انہوں نے سر عام گورنر مصر کے بیٹے کو اس غیر مسلم مصری سے سزا دلوائی اور ساتھ ہی وہ تاریخی جملہ ادا فرمایا جو بعض محققین کے نزدیک انقلاب فرانس کی جدوجہد میں روح رواں بنا۔ آپ نے گورنر مصر حضرت عمرو بن العاصؓ کے بیٹے سے فرمایا کہ

" متى استعبدتم الناس وقد ولدتهم أمهاتهم أحراراً ؟"58

"تم نے کب سے لوگوں کو اپنا غلام سمجھ لیا ہے، حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا؟

آیات قرآنی اور احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں کہ کسی غیر مسلم شہری کو محض اس کے غیر مسلم ہونے کی بناء پر قتل کر دے یا اس کا مال لوٹے یا اس کی عزت پامال کرے۔ اسلام غیر مسلم شہریوں کو نہ صرف ان کی جان ومال اور عزت آبرو کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے، بلکہ ان کی عبادت گاہوں کو بھی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اسی کا نام احترام انسانیت ہے۔ اسی وجہ سے اسلام کو انسانیت کا مذہب کہا جاتا ہے۔

غیر مذاہب کے بارے میں ہندومت کی تعلیمات:

دنیا کے تمام مذاہب میں سب سے قدیم ترین اور سب سے پیچیدہ مذہب ہندومت ہے۔ آج کے بہت سے فعال مذاہب تقریباً چھٹی صدی قبل مسیح میں یا بعد میں شروع ہوئے، جبکہ ہندومت کے کچھ مذہبی نظریات اور صورتیں تین ہزار قبل مسیح میں یا بعد میں شروع ہوئے۔

ہندومت میں تقریباً ہر اس مذہب کی کوئی نہ کوئی صورت یا انداز ملتا ہے، جو قابل غور یا فعال رہا ہو۔ یہ عموماً ہندوستان کے لوگوں پر لاگو ہوتا ہے۔ اگرچہ اپنی پوری تاریخ میں بہت سے لوگ ہندومت میں داخل ہوئے مگر یہ بدھ مت، عیسائیت اور اسلام کی طرح بھی ایک فعال تبلیغی مذہب نہ بن سکا۔59

ہندو اپنے علاوہ باقی تمام مذاہب کے لوگوں کو نیچ خیال کرتے ہیں اور ان کو اقلیت کا درجہ دیتے ہیں۔ ہندو دھرم میں اقلیتوں کو مذہبی آزادی کا نہ ملنا، حق رائے دہی کا نہ ملنا، انصاف کا نہ ملنا، بنیادی حقوق سے محرومی، غربت، بے روزگاری، تشدد، دہشت گردی، انتہاء

---

[58] Ali Muttaqī, Alā ud Dīn, Kanz ul Ummāl, Karachi, Dār ashā'at, 2009, 455/2

[59] Lewis Mour, Mazāhib ālam kā Encyclopedea, Lahore, Nigarshāt, 2003, p.162

پسندی جیسے مسائل کا سامنا ہے، جس کے خاتمے کے لیے بھارت حکومت سنجیدہ نہیں، بلکہ نسلی تعصب کی بنا پر اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔

معروف بھارتی مصنفہ ارون دتی رائے نے ۲۳ دسمبر ۲۰۱۵ء کو بمبئی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

"بھارت میں اقلیتیں خوف کے ماحول میں رہ رہی ہیں اور تشدد پرستی کے بڑھتے ہوئے جارحانہ رویوں کو عدم رواداری کے چھوٹے سے نام میں موسوم نہیں کیا جا سکتا۔"60

یونائیٹڈ سٹیٹ (U.S) کے بین الاقوامی مذہبی آزادی کے کمیشن (USCRIE) کی سالانہ رپورٹ ۲۰۱۸ء کے مطابق:

"آخری عشرے سے ہندو قومیت پسند گروہوں کی کثیر الجہتی مہم کی وجہ سے اقلیتوں کے حالات بگڑ گئے ہیں۔ تشدد اور غنڈہ گردی سے لے کر سیاسی طاقت کے خاتمے، حق رائے دہی سے محرومی اور اختلافی پن جیسے مسائل کا سامنا کر رہی ہیں۔"61

مزید یہ کہ اقلیتوں کو ہندو بالادستی قبول کرنے کے لیے مجبور کیا جانا بھی ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ مثلاً:

"اطلاعات کے مطابق دسمبر ۲۰۱۴ء میں آگرہ پر عوامی اجتماع میں سینکڑوں مسلمان جبری طور پر ہندوازم میں تبدیل کیے گئے۔"62

غیر مذاہب کے بارے میں ہندو مذہب کی کتابوں میں درج ذیل اقتباسات ملتے ہیں:

"اے اگنی! ہماری مذاحمت کرنے والی جماعتوں کو مغلوب کر ہمارے دشمنوں کو بھگا دے۔ اے اجیت! دیوتاؤں کو نہ ماننے والے حریفوں کو قتل کر، اپنے پجاری کو عظمت و شوکت نصیب کر۔"63

سوامی دیانند بانی آریہ سماجی یجر وید کی تعلیم کی روشنی میں مخالفین کے بارے میں لکھتا ہے کہ ان کے ساتھ نہایت سخت سلوک کیا جائے اس نے خود بھی ایسا ہی کیا وہ کہتا ہے کہ

"دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلا دو۔" 64

"اے اندر دیوتا ہمارا دیا ہوا سوم رس تجھے خوش اور متوالا کرے تو ہمیں دھن، دولت دے اور وید کے دشموں کو تباہ اور ہلاک کر۔"65

یعنی ہندو دھرم نے غیر مذاہب کے ساتھ نہایت سخت رویہ رکھنے کی تلقین کی ہے۔ ان کے مطابق ہندو دھرم کے مخالف جو مذاہب ہیں ان کو زندہ آگ میں جلا دینا چاہیے۔ ان کا جوڑ جوڑ اور بند بند کاٹ دیا جائے ان کو پاؤں تلے کچل دیا جائے، ان پر رحم نہ کھایا جائے۔

ہندوؤں کو سب سے زیادہ نفرت مسلمانوں سے ہے۔ اس کی وجہ ماضی میں مسلمانوں کا ان پر حاکمیت کرنا ہے۔ اس لیے وہ نہیں چاہتے مسلمان دوبارہ ان پر غلبہ حاصل کریں اور دوسری وجہ ہندو دھرم میں رائج ذات پات کا طبقاتی نظام ہیں۔ جس کے مطابق صرف اور صرف برہمن کو ہی حکمرانی کرنے کا حق حاصل ہے، چونکہ وہ برہما کے سر سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہیں۔ سب سے نیچ شودر قوم ہیں جن کا کام باقی لوگوں کی خدمت کرنا ہے۔ ہندو دھرم کے مطابق ان چاروں ذاتوں کے علاوہ جو بھی مذہب یا لوگ ہیں وہ بھی شودر کا درجہ رکھتے ہیں، ان کو دھرم کے مخالفین خیال کرتے ہیں۔ جن کو زندہ آگ میں جلانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کی مقدس

60 . www.hilal.gov.pk/urdu.artical

61 . www.fas.org/sgp/crs/row/r45303

62 www.hamanrightscommission.house.gov

63 Yajr waid, Adhyāye, 37/9

64 Rag Waid, Mandal 10, Sūkat 91, Mantar 14

65 Sāmwaid, Adhyāye 17, Mantar 39

کتابوں نے ہندوستانی آئین اقلیتوں کو وہ سب حقوق دیتا ہے جو ایک آزاد ریاست میں اقلیتوں کے لیے بین الاقوامی سطح پر طے شدہ ہیں اور جو انسانیت کے لیے ضروری ہیں، یعنی جان ومال وعزت آبرو کا تحفظ آئین دیتا ہے، جب کہ ویدوں کے مطابق دھرم کے مخالفین کو زندہ آگ میں جلانے کا حکم ہے۔

موازنہ:

اسلام اور ہندو دھرم غیر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ ذیل میں ہم دونوں مذاہب کا مختصراً موازنہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

☆ اسلام غیر مسلموں کے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے منع فرماتا ہے۔

☆ بلاوجہ قتل سے منع فرماتا ہے۔

☆ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جو مسلمان کسی غیر مسلم شہری کو ناحق قتل کرے گا اللہ اس پر جنت حرام فرمادے گا۔

☆ مذہبی رہنماؤں کے قتل کی ممانعت کرتا ہے۔

☆ اسلام نے ناحق قتل کرنے کی صورت میں قصاص لازم کیا ہے۔

☆ ایک دوسرے کا مال لوٹنے سے منع فرماتا ہے۔

☆ ایک دوسرے کی عزت آبرو کی حفاظت کی تلقین کرتا ہے۔

☆ ہندو دھرم میں سب سے اعلیٰ ومالک برہمن ہے وہ اگر کسی کا قتل کردے اسے سخت سزا نہیں دی جائے گی۔

☆ برہمن کسی کے مال وعزت کو حاصل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اسے کوئی سزا نہیں، کیونکہ برہمن مالک ہے۔

☆ ہندو دھرم کے مطابق دھرم کے مخالفین کو زندہ آگ میں جلادو۔

☆ اسی طرح شودروں یا اقلیتوں کے لیے سخت سزا کا حکم ہے، نہ وہ برہمن، کشتری وغیرہ کو قتل کر سکتا ہے نہ وہ ان کی عزت پر حملہ کر سکتا ہے۔ شودروں کو سخت سزا دینے کا حکم ہے۔

☆ شودروں کو جائیداد جمع کرنے کا بھی حق نہیں۔

لہذا اسلام میں کسی بھی انسان اور کسی بھی مذہب کے پیروکار کو ناحق قتل کرنا اس کا مال لوٹنا، اس کی عزت پر حملہ کرنا یا اس کی تذلیل کرنا نہ صرف حرام ہے بلکہ اس کے مرتکب شخص کو المناک سزا کی وعید سنائی گئی ہے اور نہ ہی کوئی غیر مسلم کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کر سکتا ہے اور نہ ہی اسلامی تاریخ میں کسی بھی اسلامی ریاست نے غیر مسلموں پر زبردستی کی ہے۔

اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کو وہی حقوق حاصل ہیں جو مسلمانوں کو حاصل ہیں ان حقوق میں سے پہلا حق جو اسلامی حکومت کی طرف سے سب کو حاصل ہے وہ حق حفاظت جان ہے جو انہیں ہر ستم کے خارجی اور داخلی ظلم وزیادتی کے خلاف حاصل ہے۔

اس کے برعکس ہندومت غیر مذاہب کے ساتھ سخت اور یہ اپنانے کی ترغیب دیتا ہے ان کی مقدس کتب کے مطابق دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلانے کا حکم ہے اور اسی طرح اقلیتوں کو بھی شودروں کی سی حیثیت حاصل ہے یعنی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام انسانیت کے احترام اور تحفظ کا ضامن ہے۔

خلاصہ بحث

انسان تمام کائنات کی تخلیق عمل سے مکمل جدا خالق کائنات کی ایک علیحدہ اور خصوصی تخلیق ہے۔ اسے دیگر تمام مخلوقات کے مقابلے میں بہترین صورت میں پیدا کیا۔ اسے ساری مخلوق پر بزرگی اور فضیلت حاصل ہے۔ یہ بزرگی و فضیلت اور عظمت انسان کو محض انسان ہونے کی بنا پر حاصل ہے۔ مقالہ ہذا "عصر حاضر میں احترام انسانیت: اسلام اور ہندومت کے تناظر میں تطبیقی جائزہ" میں اسلام اور ہندومت میں احترام انسانیت کی تعلیمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہے ان سب مذاہب میں انسانیت کے احترام کا پہلو کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے لیکن اگر ہم ہندومت کی بات کریں ان میں ذات پات کی طبقاتی تقسیم قائم ہے یہ نظام انسانیت کا قاتل سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح یہودیت اور عیسائیت میں بھی انسانیت کے احترام کا ذکر ملتا ہے، لیکن ان میں نسلی امتیاز زیادہ پایا جاتا ہے۔ ان میں اگر انسانیت کا کہیں تصور پایا بھی جاتا ہے تو اس کی وجہ دنیاوی اسباب ہیں۔ اگر ہم بدھ مت کی بات کریں تو بدھ کی تعلیمات انسانیت کے احترام کا درس دیتی ہیں۔ بدھ کے ماننے والے آج بھی ان تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں۔ ہم جتنے بھی ماہرین سماجیات کے نظریات کو پڑھ لیں۔ اُن تمام نے اپنے نظریات میں انسانیت کو موضوع بنایا ہے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں انسانیت کے احترام کا درس دیا ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا انسان وہی ہے جس نے انسانیت کا سب سے زیادہ احترام کیا اور ہر انسان کو اس کا مقام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جو پیغام وہ لایا ہے وہ دنیا کے لیے خدا کا سب سے بڑا اور آخری پیغام ہے۔ انسانیت کا صحیح احترام یہ ہے کہ ہم ہر انسان کی اچھی صلاحیتوں کی حفاظت کریں اور ان کی نشوونما کے لیے تمام ممکن سہولتیں بہم پہنچائیں۔ اس میں خاص وعام کی کوئی تفریق نہیں۔

قرآن نے واضح الفاظ میں بتادیا ہے کہ مرد ہو یا عورت میری نظر میں تم سب برابر ہو۔ تمہارے کسی بھی اعمال کو محض اس لیے نہیں ضائع کیا جائے گا کہ فلاں عورت ہے یا مرد اور قرآن نے یہ بات کی بھی وضاحت پہلے کی طرح پھر کر دی ہے تم سب کا جد اعلیٰ ایک ہی ہے اور تم سب ایک ہی جنس سے پیدا کیے گئے ہو۔ اس لیے بنا کسی تفریق کے سب انسان برابر ہیں، کسی انسان کی عزت واحترام صرف اس وجہ سے نہ کیا جائے کہ وہ دولت مند ہے یا اعلیٰ عہدے پر فائز ہے صرف اور صرف تقویٰ کی بنا پر انسان کو دوسرو انسان پر فضیلت حاصل ہے۔ اس کا بہترین نمونہ نماز میں نظر آتا ہے۔ جس میں امیر، غریب، صاحبِ اقتدار سب ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ آپ ﷺ کے ارشادات سے باآسانی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے نہ صرف مسلمان کے حقوق بلکہ غیر مسلمان کے حقوق کا بھی کتنا خیال رکھا ہے جس کی واضح مثال ہم آپ ﷺ کے آخری خطبہ حجۃ الوداع سے بھی لگاسکتے ہیں۔ جس میں آپ نے تمام انسانوں کو برابری کا درجہ دیا، کسی کو اگر فضیلت ہے تو وہ تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ اس خطبہ میں آپ ﷺ نے عورتوں کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق اور خاص طور پر غلاموں کے حقوق پر بات کی اور فرمایا ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ بنیادی انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے احترام اور باہمی مساوات پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو دیگر تمام مخلوق پر فضیلت وتکریم عطا کی ہے۔ اسلام ہر انسان کو خواہ وہ ہمارے اپنے ملک کا ہو یا دوسرے ملک کا مسلمان ہو یا غیر مسلم محض انسان ہونے کی حیثیت سے اس کے کچھ حقوق مقرر کئے ہیں، جن کو ادا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور ان ہی حقوق کو اقوام متحدہ کے چارٹر برائے انسانی حقوق میں شامل کیا ہے، ان حقوق میں جینے کا حق، مساوات کا حق، اظہارے رائے کی آزادی، معاشی، سماجی، ثقافتی، تعلیم و صحت حق خودارادیت اور دیگر حقوق بلاامتیاز برابری کی سطح پر سب کو حاصل ہیں۔

ہندومت جہاں ذات پات کی طبقاتی تقسیم میں انسانیت کا استحصال کر رہا ہے وہیں پر کچھ اچھی باتیں بھی اس مذہب میں پائی جاتی ہیں جیسے کہ صدقات وخیرات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسروں کے مال پر نظر رکھنے سے منع کرتا ہے دوسروں کے ساتھ امن ومحبت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ شودروں پر مذہبی تعلیم پر پابندی لگاتا ہے۔ ان کو نیچ خیال کرتا ہے۔ برہمن کو سب سے اعلیٰ اور

مالک کا رتبہ دیتا ہے۔ اسی مذہب کے عدم تشدد کا تصور بھی دیا ہے، یعنی ہندو مذہب میں دوہرا معیار قائم ہے۔ اس کی وجہ متعدد دیوتاؤں کی پوجا ہے۔ سینکڑوں خداؤں کی موجودگی میں اس مذہب میں عملی زندگی پر طبقے کا ایک الگ خدا ہے۔ ہندومت چار طبقوں پر مشتمل ہے جس میں اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار قائم ہیں اور سب طبقات کے حقوق و فرائض کا تعین بھی کر دیا گیا ہے۔ برہمن سب سے اعلیٰ اور حکمران طبقہ ہے۔ شودر سب سے پیچ جس کا کام سب کی خدمت کرنا ہے۔ ہندومت کی مقدس کتب میں آزادی تعلیم، مساوی حقوق، اقلیتوں کے حقوق، حق آزادی رائے، جان کا تحفظ، عدل وانصاف کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن اس نظام میں قائم ذات پات کی طبقاتی تقسیم ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

احترام انسانیت دنیا میں بسنے والوں کا مشترکہ ورثہ ہے۔ ایک دوسرے کا احترام مذہب اقوام کی ترقی کا نام ہے انسانیت کی ترقی اور انسانیت کی عظمت واحترام کا حکم دیا ہے۔ قران کریم میں ارشاد ہوتا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے نبی آدم کو معظم اور قابل احترام اور لائق بنایا ہے۔ اس لیے سبھی انسان برابر ہیں کسی کو فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔ جب کہ ہندو مذہب میں اس معاملے میں دوہرا معیار پایا جاتا ہے کہ ایک طرف تو ہندو دھرم انسانیت کا درس دیتا ہے اور انسانیت کو اپنا مذہب مانتا ہے، لیکن اس کی مذہبی کتابیں ذات پات کی تقسیم کا درس دیتی ہیں، جس کے مطابق اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار ہے اور اعلیٰ کے لیے پیشے بھی اعلیٰ خود ہی نافذ کر دیئے۔ ادنیٰ کے لیے صرف خدمت گار کا کام ہے۔ مختصراً اگر ہم اسلام اور ہندو مذہب میں احترام انسانیت کا جائزہ لیں تو ہم یہ کہیں گے کہ اسلام ہر لحاظ سے بہت اعلیٰ اور مکمل دین ہے، جس نے اپنے ماننے والوں اور غیر مسلمانوں سب کے ساتھ احترام اور عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔ اسلام میں امیر، غریب، سیاہ، سفید، اقتدار کوئی اہمیت نہیں رکھتا سوائے تقوی اور پرہیز گاری کے ہندو مذہب احترام انسانیت کی بات تو بہت کرتا ہے، لیکن اس کو اپنانے میں ناکام ہے، جس کی وجہ ان کا طبقاتی نظام ہے، جس نے اس پورے معاشرے کو جکڑ رکھا ہے، جب تک اس طبقاتی نظام کی اصلاح نہیں ہو جاتی ہندو مذہب میں انسانیت کو وہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا جو اسلام نے دیا ہے۔

آخر میں اسلام اور ہندومت کے غیر مذاہب سے تعامل کے بارے میں رویہ جات کو بیان کیا گیا ہے کہ اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کو وہی حقوق حاصل ہیں جو مسلمانوں کو حاصل ہیں ان حقوق میں سے پہلا حق جو اسلامی حکومت کی طرف سے سب کو حاصل ہے وہ حق حفاظت جان ہے جو انہیں ہر ستم کے خارجی اور داخلی ظلم وزیادتی کے خلاف حاصل ہے۔ اس کے برعکس ہندومت غیر مذاہب کے ساتھ سخت اور یہ اپنانے کی ترغیب دیتا ہے ان کی مقدس کتب کے مطابق دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلانے کا حکم ہے اور اسی طرح اقلیتوں کو بھی شودروں کی سی حیثیت حاصل ہے یعنی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام انسانیت کے احترام اور تحفظ کا ضامن ہے۔

تجاویز وسفارشات

اسلام مساوات کا درس دیتا ہے یعنی امیر غریب اعلی ادنی کے معیار کو ختم کرتا ہے ہندو مذہب میں بھی ذات پات کے نظام میں جو اعلی ادنی کی تقسیم قائم کی ہے اسے ختم کیا جانا چاہیے۔

اسلام حقوق وفرائض کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے تاکہ سب کے حقوق یکساں ادا ہوتے رہے ہندو مذہب میں بھی حقوق وفرائض کی ادائیگی کو یقینی بنایا جانا چاہیے تاکہ کسی کے حقوق سلب نہ ہوں چاہے وہ ادنیٰ ذات سے کیوں نہ ہوں۔

ہندوؤں میں یہ احساس اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ انسان کا احترام دنیاوی اسباب کی بنا پر نہیں اخلاق کی بنا پر ایک دوسرے پر برتری ہونی چاہیے۔

برہمن میں یہ شعور پیدا کرنے چاہیے کہ شودر بھی ان کی طرح انسان ہیں بحیثیت انسان شودر کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو برہمن کو حاصل ہیں۔

ہندوؤں میں جو اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار قائم ہے۔ اس سوچ کو بدلنے کی ضرورت ہے جیسے گاندھی کہتا ہے کہ انسانیت میرا مذہب ہے۔

ہندوؤں میں کرم یا عمل کے عقیدے کو زیادہ پرموٹ کیا جائے یعنی جیسا عمل کروگے ویسا ہی اجر ملے گا۔ اس عقیدے کو اپنانے سے ہندوؤں میں جو تشدد کا رویہ ہے نچلی ذات کے لوگوں کے ساتھ اسے کم کرنے میں مدد ملے گی۔

منوشاستر کے علاوہ جتنی بھی ہندوؤں کی مقدس کتب ہیں انسانیت کا درس دیتی لیکن ذات پات کا نظام اس کی راہ میں حائل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے ہندوؤں میں اس طبقاتی تقسیم کو ختم کیا جائے۔